بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

نمبر ۱۹۵	۳۱ ظہور ۱۳۴۶ ہش ۲۳ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۳۱ اگست ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۳۰ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ کلکتہ سے اخویم محترم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارہ میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی کمر پر جو پھوڑا نکل آیا تھا اس کا اپریشن کر دیا گیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ لیکن بیماری کی وجہ سے مولوی صاحب موصوف تا حال بہت کمزور اور صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ابو العطاء جالندھری)

○ ربوہ ۳۰ اگست (۹½ بجے صبح) ساڑھے سات بجے صبح یہاں اچانک مغرب سے ابر اٹھا اور ساتھ تیز ہوا بھی چلی۔ اس کے بعد پونے نو بجے سے تیز بارش ہو رہی ہے۔

ماہنامہ الفرقان کا شمس نمبر

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ذکر اور ان کی خدمات سلسلہ پر مشتمل ایک خاص نمبر ماہنامہ الفرقان کا دسمبر ۱۹۶۷ء میں شائع ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنے مقالات اور تاثرات سے جلد ممنون فرمائیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

مدیر الفرقان ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

۱۔ تعلیم الاسلام کالج میں فرسٹ ایر میڈیکل، نان میڈیکل و (آرٹس) کا داخلہ ۲ ستمبر سے ۶ ستمبر تک پانچ یوم کے لئے جاری رہے گا اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ کی گنجائش ہوگی۔ سائنس کے مضامین کے لئے کم از کم ۵۰ فی صد نمبر ہونے ضروری ہیں۔

۲۔ تھرڈ ایر کا داخلہ ۵ ستمبر سے شروع ہوگا جو دس دن تک بغیر لیٹ فیس جاری رہے گا۔ اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ کی گنجائش ہوگی۔

مستحق طلباء کو فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔ داخلہ کے وقت پرووژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹس اور فوٹو دو عدد پیش کرنے نیز والد یا سرپرست کا امیدوار کے ہمراہ آنا لازمی ہے۔

قاضی محمد اسلم ایم اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی بننے کیلئے ضروری ہے کہ انسان اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے

لوگوں سے مروّت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے اور خدا کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے

"متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریا، عُجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے اس کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتا ہے۔ ھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے۔ مَیں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔

خدا کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اٹھانے کا اصل قاعدہ یہی ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے انسان کا قدم بڑھتا ہے۔ ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاص رحمتیں ہر ایک کے ساتھ نہیں ہوتیں اور اسی لئے جن پر یہ ہوتی ہیں۔ ان کے لئے وہ نشان بولی جاتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۴۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۷ء

امن کے قیام کیلئے آٹھ اسلامی احکام

(۹)

عدل } دنیا میں قیام امن کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو اسلام کا ساتواں حکم بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ

"قرآن کریم کہتا ہے۔ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى
عدل کو مذہب کے ساتھ بریکٹ کر دیا ہے۔

آیہ کریمہ محولہ بالا کے لفظی معنی یہ ہیں کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس امر پر نہ آمادہ کرے کہ تم اس سے انصاف نہ کرو بلکہ ہمارا حکم یہ ہے کہ دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کرو کیونکہ یہ بات تقوے کے زیادہ قریب ہے۔

یہ تعلیم کس قدر پُر حکمت اور غیر جذباتی ہے اس کا پتہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی تعلیم سے موازنہ کرنے سے لگ سکتا ہے۔ اناجیل میں آپ کی یہ تعلیم بیان کی گئی ہے۔ کہ جو کوئی تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسرا گال بھی اس کے آگے کر دے جو تجھے ایک کوس بیگار لے جائے تو دو کوس بیگار چلا جا۔ جذباتی لحاظ سے تو یہ تعلیم بڑی دلکش نظر آتی ہے مگر دنیا میں امن کے قیام کے لئے اس کی کوئی خاص قیمت نہیں۔ درست ہے کہ بعض لوگوں پر ایسی تعلیم سے کچھ اثر ضرور ہوتا ہے۔ مگر یہ عالمگیر اثر نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب کوئی شخص تمہارے ساتھ برائی کرے۔ تو یہ دیکھو کہ اس کو سزا دینے سے اس کی اصلاح ہوتی ہے یا اس کو معاف کر دینے سے ہوتی ہے۔ اگر سزا دینے سے اصلاح ہو سکتی ہو تو سزا دی جائے اور اگر معاف کرنے سے اصلاح ہو سکتی ہو تو معاف کر دیا جائے۔

جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی بیان کردہ تعلیم جذباتی ہے۔ وہاں اسلام کی تعلیم پُر حکمت ہے۔ اور اگرچہ جذبات کا استعمال بڑا مفید ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جب ان کا صحیح استعمال کیا جاوے۔ نرمی کی ضرورت ہو تو نرمی کی جائے اور سختی کی ضرورت ہو تو سختی کی جائے۔ اگر محض جذباتی لحاظ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم پر ہر جگہ عمل کیا جائے۔ تو اس سے اکثر دنیا میں بدامنی پھیلتی ہے۔ کیونکہ فطرۃً سنگدل لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ظالم جب ایک جگہ کامیاب ہوتا ہے۔ تو اس کو اور نتیجۃً ظلم کا حوصلہ ہوتا ہے۔ اور وہ اس میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس طرح دنیا میں تباہی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ایسے لوگوں کو اینٹ کا جواب اینٹ سے دیا جائے۔ تو وہ اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اسلام یہ نہیں کہتا کہ دوسروں پر رحم نہ کرو۔ دوسروں کی غلطی کی ان کو ضرور سزا دو بلکہ وہ کہتا ہے کہ انصاف سے کام لو۔ اور اگر جرم تمہاری ذات کے خلاف ہے۔ اور تم معاف کر سکتے ہو تو معاف بھی کر دو۔ بعض تنگدل لوگ یقیناً ایسے سلوک سے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن اس کو بطور عالمگیر اصول کے جامۂ عمل نہیں پہنایا جا سکتا۔ اس لئے انصاف اور عقل سے کام لینا چاہیئے۔

ایک طرف تو اسلام اوپر کا بیان کردہ حکم دیتا ہے۔ دوسری طرف وہ دشمنوں سے عدل وانصاف کا تعدی سے حکم دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ محض اس وجہ سے کہ فلاں شخص یا فلاں قوم ہماری دشمن ہے اس کے خلاف بے انصافی کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ اور جو چیز ایک مومن کے لئے تقوے کے خلاف ہو۔ وہ سخت خطرناک ہے۔

یہ ایک نہایت نازک مطلب ہے۔ عموماً ہم اپنے دشمنوں کے ساتھ انصاف سے

حدیث النبی

ہر قسم کی نشہ آور چیز حرام ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَكَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بتع کی نسبت جو شہد کا نبیذ ہوتا ہے پوچھا گیا کہ جسے یمن کے لوگ پیا کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا جو شراب نشہ دینے والی ہو وہ حرام ہے۔

(بخاری کتاب الاشربۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش آنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ بے انصافی برتنے کو جائز سمجھنے لگتے ہیں۔ یعنی دشمن کو جتنا بھی نقصان پہنچے ہم خیال کرتے ہیں کہ اس میں ہمارا فائدہ ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ خواہ دشمن کے ساتھ انصاف کرنے سے ہم کو ذاتی طور پر کتنا بھی نقصان پہنچتا ہو ہمیں انصاف کو نہیں چھوڑنا چاہیئے اگر آج دنیا اپنے انفرادی اور بین الاقوامی معاملات میں اسلام کے صرف اس حکم کی تعمیل کرنے لگ جائے۔ تو دنیا میں انقلاب آ جائے۔ تمام لڑائی جھگڑے ختم ہو جائیں۔

اسلام کی تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حکم ناقابل عمل نہیں ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عدالت میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں کسی قطعہ اراضی کا جھگڑا درپیش تھا۔ ہندوؤں نے کہا کہ اگر فلاں مسلمان جو فیصلہ کر دے ہم کو منظور ہے۔ چنانچہ اس نے ہندوؤں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف کرو۔ اس لئے اس نے سچی بات کہی۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اپنے بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ ظالم بھائی کی مدد کرنے کا کیا مطلب ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کو ظلم کرنے سے روکو۔ دوسرے لفظوں میں دشمن کے ساتھ بھی عدل کا وطیرہ اختیار کرو۔ کتنی معتدل اور منصفانہ تعلیم ہے جو اسلام نے پیش کی ہے۔ اگر ہم دشمنوں کے حقوق تسلیم کر لیں۔ اور عدل وانصاف کے مطابق ان سے سلوک کریں۔ تو لازماً وہ متاثر ہوں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ کیسے عادل اور باانصاف لوگ ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ دوسرے مذاہب دشمنوں سے بے انصافی برتنے کی تعلیم دیتے ہیں بلکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اسلام نے ہر بات جو قیام امن کے لئے ضروری ہے کھول کر صاف صاف لفظوں میں بیان کر دی ہے۔ یہی چیز ہے جو اسلام کو دوسرے مذاہب پر فوقیت دیتی ہے۔

الغرض دشمنوں کے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آنا دنیا میں امن کے قیام کے لئے نہایت اہمیت کی حیثیت رکھتا ہے اور جب اس اصول کو مذہب میں داخل کر لیا جائے۔ اور یہ بھی بتایا جائے۔ کہ دشمنوں کے ساتھ عدل اختیار کرنا تقوے کے زیادہ قریب ہے۔ تو اس حکم کی افادیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی مسلمان دشمنوں سے انصاف نہیں کرتا وہ اپنی عقبیٰ کو خراب کرتا ہے۔ اور ایک مومن کے لئے یہ امر سخت ضرر رساں ہے کہ اس کی عقبیٰ خراب ہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ

عدل کو مذہب کے ساتھ بریکٹ کر دیا ہے۔

اس کا یہی مطلب ہے کہ جو مسلمان دشمنوں سے عدل کے ساتھ پیش نہیں آتا وہ مسلمان کہلانے کا بھی مستحق نہیں ہے۔ یہ کوئی معمولی گناہ نہیں ہے بلکہ بہت بڑا گناہ ہے جس سے ایک مسلمان کو ڈرنا چاہیئے۔

وَمَا تَوْفِيْقُنَا اِلَّا بِاللّٰهِ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا مبارک سفر یورپ

اہلِ بصیرت کے لئے واضح آسمانی نشان

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک نام آسمان پر "منزل المبارک" یعنی "مبارک" کا شبیہ بھی ہے (تذکرہ طبع دوم صہ ۲۳۳) جناب الٰہی کی طرف سے آپ کے وجود مقدس کو "مبارک" کے نام سے بھی موسوم فرمایا گیا ہے چنانچہ مندرجہ بالا الہام کے ساتھ ہی یہ الہام بھی تذکرہ میں درج ہے کہ

"ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت"

(ایضاً صہ ۲۳۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک پُرمعارف نکتہ "تریاق القلوب" میں یہ بیان فرمایا ہے کہ "یہ خداتعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے" (صفحہ ۶۵ طبع اوّل) اس نہایت لطیف پہلو کے پیش نظر اب حضور علیہ السلام ہی کے الفاظ میں مبارک وجود کی خصوصیات، اس کے عالی مقام اور اُس کے سفر و حضر میں ظاہر ہونے والی برکات کی تفصیل ملاحظہ ہو۔ حضور اپنی کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"لقا کا مرتبہ جب کسی انسان کو میسّر آتا ہے تو اس مرتبہ کی تموّج کے اوقات میں الٰہی کام ضرور اُس سے صادر ہوتے ہیں اور ایسے شخص کی گہری صحبت میں جو شخص ایک حصہ عمر کا بسر کرے تو ضرور کچھ نہ کچھ یہ اقتداری خوارق مشاہدہ کرے گا کیونکہ اس تموّج کی حالت میں کچھ الٰہی صفات کا رنگ ظلّی طور پر انسان میں آ جاتا ہے یہاں تک کہ اُس کا رحم خداتعالیٰ کا رحم اور اُس کا غضب خداتعالیٰ کا غضب ہو جاتا ہے اور بسا اوقات وہ بغیر کسی دعا کے کہتا ہے کہ فلاں چیز پیدا ہو جائے تو وہ پیدا ہو جاتی ہے اور کسی پر غضب کی نظر سے دیکھتا ہے تو اُس پر کوئی وبال نازل ہو جاتا ہے اور کسی کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو وہ خداتعالیٰ کے نزدیک مورد رحم ہو جاتا ہے اور جیسا کہ خداتعالیٰ کا کُن دائمی طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلاتخلّف پیدا کرتا ہے ایسا ہی اُس کا کُن بھی اُس تموّج اور مدّ کی حالت میں خطا نہیں جاتا...... ان اقتداری خوارق کی اصل وجہ یہی ہوتی ہے کہ یہ شخص شدّت اتصال کی وجہ سے خدائے عزّوجلّ کے رنگ سے ظلّی طور پر رنگین ہو جاتا ہے اور تجلیات الٰہیہ اُس پر دائمی قبضہ کر لیتے ہیں اور محبوبِ حقیقی حجب حائلہ کو درمیان سے اٹھا کر نہایت شدید قرب کی وجہ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال و افعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے تب ہر یک چیز جو اس سے مس کرتی ہے بغیر اس کے جو یہ دعا کرے برکت پاتی ہے۔ اس کے مکان میں برکت ہوتی ہے اس کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں اس کے گھر کے دروازوں پر برکت برستی ہے جو ہر دم اس کو مشاہدہ کرتی ہے اور اس کی خوشبو اس کو آتی ہے جب یہ سفر کرے تو خداتعالیٰ معہ اپنی تمام برکتوں کے اُس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے۔ غرض یہ عجیب انسان ہوتا ہے جس کی کنہ بجز خداتعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صہ ۶۸-۶۹)

اگر کوئی خداترس انسان ایک طرف مندرجہ بالا اقتباس پر اور بالخصوص اس کے آخری حصہ پر غور کرے اور دوسری طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک سفرِ یورپ کی برکات و انوار اور کامیابیوں اور کامرانیوں کی تفصیلات کا سرسری سا مطالعہ کرے تو وہ بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ حضور پُرنور کا یہ تبلیغی سفر اُس عظیم الشان خبر کا ایک خارق عادت ظہور ہے جو حضور کی ولادت باسعادت سے بھی قبل لفظ "مبارک" میں امام الزمان حضرت مسیح موعود عَلَیْہِ وَعَلٰی مُطَاعِہِ التَّسْلِیْم کو دی گئی تھی۔

اس غیر معمولی آسمانی نشان کی عظمت و اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس سفر مغرب کے دوسرے بے شمار برکات میں سے کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح بھی ہے جو حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کے نام نامی سے موسوم کی گئی ہے۔ اور حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کی عظیم شخصیت اس بے مثال شان کی حامل ہے کہ آپ کی نسبت خود ماموریہ وقت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۹ء میں یہ بشارت دی تھی کہ

"چونکہ خداتعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا اس لئے اسنے پسند کیا کہ اس خاندان (حضرت خواجہ میر دردؒ نانی) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ ...... میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خداتعالیٰ نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔"

("تریاق القلوب" طبع اوّل صہ ۶۵)

مستقبل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک سفرِ یورپ کے کیا کیا اثرات و برکات ظاہر ہونے والے اور حضرت مسیح موعودؑ کے نوروں کی تخم ریزی کے کیا کیا غیبی سامان خدائے عزّوجلّ کی تقدیر خاص کے تحت پیدا ہونے والے ہیں اس کا اندازہ اس وقت ہمارے لئے ممکن نہیں مگر جہاں تک کوپن ہیگن کی "مسجد نصرت جہاں" کا تعلق ہے اس تاریخی مسجد کی ایک ایک اینٹ بزبان حال شہادت دے رہی ہے کہ خدا کے مقدس مسیحؑ نے اڑسٹھ برس پیشتر جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ حیرت انگیز صورت میں پوری ہوئی، حضرت مسیح موعودؑ کے "مبارک" "نافلہ" کے دستِ مبارک سے مسجد ہی کا افتتاح نہیں ہوا بلکہ اس کے ساتھ خدا کے فضل و کرم سے دنیا بھر میں حمایتِ اسلام کی ایک نئی بنیاد رکھ دی گئی ہے جو انشاء اللہ بلند سے بلند تر ہوتی جائے گی اور جلد یا بدیر عالمگیر اسلامی عمارت کی صورت اختیار کر کے دنیا کی پناہ گاہ ثابت ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

بالآخر دعا ہے کہ اس مبارک سفر کے نتیجہ میں جو "ایک دریا نور کا" جاری و ساری ہوا ہے خدا کرے کہ وہ پوری کائنات پر کچھ اس شان سے محیط ہو جائے کہ دنیا کے شرق و غرب نور محمدی سے جگمگا اٹھیں۔ ہر ظلمت اور ہر تاریکی ہمیشہ کے لئے پاش پاش ہو جائے اور ایک ہی خدا ہو اور ایک ہی پیشوا!!! ~

بطحاء کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان سے
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

یورپ کے کامیاب دورہ کے بعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا کراچی میں ورودِ مسعود

ائیرپورٹ پر پُرتپاک استقبال، پریس کانفرنس، خدام سے خطاب، ربوہ کے لئے روانگی،

(مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے۔ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ میں تقریباً ڈیڑھ ماہ تک کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ فرمانے کے بعد کراچی میں ۲۱۔ اگست کو مراجعت فرما ہوئے۔ حضور کے واپسی کے پروگرام کے متعلق مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کو چند یوم قبل ہی اطلاع مل گئی تھی۔ احباب جماعت نے جو اپنے امام ہمام کے لئے چشم براہ تھے اِس خبر کو بڑی خوشی سے سُنا اور حضور کی بخیریت مراجعت کیلئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنے لگے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے مرکز سلسلہ ربوہ سے صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید۔ وقفِ جدید اور ذیلی تنظیموں کے نمائندوں کے علاوہ پشاور، لاہور، کوئٹہ حیدرآباد اور دیگر جماعتوں کے امراء اور مربیانِ سلسلہ بھی کراچی پہنچ گئے۔ حضور کے لندن سے روانگی کے وقت کا اندازہ کر کے بکرا بطور صدقہ دیا گیا۔

۲۱۔ اگست کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کراچی میں پی۔ آئی۔ اے کے طیارہ کے ذریعے پہنچنے کا وقت پونے بارہ بجے تھا۔ مطلع صبح سے ابرآلود تھا اور بوندا باندی ہو رہی تھی۔ مگر اس کے باوجود جماعت کے احباب کثیر تعداد میں ائیرپورٹ میں استقبال کے لئے موجود تھے اور ہر طرف گہماگہمی تھی۔ نگاہیں فضائے آسمانی میں جہاز کو دیکھنے کے لئے اٹھی ہوئی تھیں اور دل دعاؤں میں مصروف تھے۔ بالآخر جہاز نمودار ہوا اور بخیریت اُتر گیا۔ جونہی احباب کو اِس کی اطلاع ملی تو سب نے خوشی سے الحمدللہ کہا اور ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ جہاز پر حضور کا استقبال خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد اور مقامی جماعت کے نمائندگان نے کیا۔ اِس کے بعد آپ اپنے قافلہ کے جلو میں بہت ہی ہشاش بشاش اس کمرے میں تشریف لائے جہاں باہر سے آئے ہوئے مہمان اور جماعت کے عہدیدار منتظر تھے تمام احباب نے جو اپنے آقا کو دیکھ کر بہت ہی خوش تھے حضور کو ہدیہ تبریک پیش کیا اور حضور نے حاضرین کو شرفِ مصافحہ و معانقہ بخشا۔ آپ کچھ عرصہ تک اپنے خدام میں تشریف فرما رہے اور دوستوں کو اپنے کامیاب سفر کے مختصر حالات سنائے۔ کمرہ سے باہر احبابِ جماعت بہت بڑی تعداد میں دو رویہ قطار میں کھڑے تھے چنانچہ حضور باہر تشریف لے گئے اور وہاں سب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اِس سے فراغت پانے کے بعد تقریباً ایک بجے آپ جائے قیام کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور کی کراچی میں آمد کی اطلاع تمام مقامی اخبارات میں شائع ہوئی۔

۲۲۔ اگست کو صبح بہت بارش تھی مگر حضور نے بہت سے احباب کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور سفرِ یورپ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ شام کو ۵ بجے ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں پریس کانفرنس میں شرکت فرمائی اس میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک حضور نے بڑی تفصیل سے سفرِ یورپ کی غرض وغایت وہاں پر تبلیغِ اسلام کے مواقع اور ذرائع اور مغربی اقوام پر اتمامِ حجت کا ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں نمائندگان کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔ موسم کی خرابی کے باوجود مقامی اخبارات اور نیوز ایجنسیوں نے اِسے ریلیز کیا۔ اور ملک کے دوسرے حصوں میں بھی اس کی اشاعت ہوئی۔ اِس موقع پر اردو اور انگریزی میں ہینڈ آؤٹ (HANDOUT) بھی شائع کیا گیا جس میں حضور کے سفرِ یورپ کی تفصیلات درج تھیں۔ مغربی ممالک کے اخبارات میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق جو خبریں شائع ہوئیں ان کے تراشے بھی ایک بڑی میز پر ترتیب دیئے گئے تھے جو نمائندگان کے لئے دلچسپی کا باعث بنے۔

پریس کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد حضور احمدیہ ہال میں تشریف لائے اور وہاں مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور دو نکاحوں کا اعلان فرمایا جن میں ایک مکرم نسیم سیفی صاحب کے صاحبزادے کا اور دوسرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم عبدالصمد صاحبؓ کی صاحبزادی کا تھا۔ اِس کے بعد خدام الاحمدیہ کراچی کے زیرِ اہتمام ایک اجلاسِ عام میں حضور نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی جس میں آپ نے سفرِ یورپ کے دوران خداتعالےٰ کی غیرمعمولی تائید و نصرت کے ایمان افروز متعدد واقعات بیان فرمائے۔

آپ نے جماعت اور خصوصاً نوجوانوں کو اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور وہ اپنے آپ کو اِس کا اہل بنائیں کہ آئندہ جو بوجھ اُن پر پڑنے والا ہے وہ اسے اٹھا سکیں۔ سوا دس بجے اِس جلسہ کا دعا پر اختتام ہوا۔ اِس کے بعد حضور نے تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ سوا گیارہ بجے حضور میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی کی کوٹھی پر تشریف لے گئے جہاں پر جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں عشائیہ کا انتظام تھا۔ اِس میں مرکزی نمائندگان۔ امراء اور مربیان سلسلہ احمدیہ کے علاوہ مقامی عہدیداروں نے حضور کے ہمراہ ہم طعامی کا شرف حاصل کیا۔

مؤرخہ ۲۲ر اگست کو مقامی لجنہ اماء اللہ کی مجلسِ عاملہ نے حرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے اعزاز میں عصرانہ پیش کیا۔

۲۳ر اگست کو صبح انفرادی ملاقات کا پروگرام رہا اور شام کو حضور نے جماعت اور خدام کی درخواست پر اُن کی مجلسِ عاملہ کے ساتھ گروپ فوٹو میں شرکت قبول فرمائی۔ شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ جماعت کے احباب بڑی کثیر تعداد میں کراچی شہر کے سٹیشن پر اپنے محبوب امام کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ حضور گاڑی کی روانگی سے کچھ عرصہ پہلے تشریف لائے اور احباب کی دورویہ قطار میں سے گذرتے ہوئے اس بوگی تک پہنچے جو حضور اور حضور کے قافلہ کے لئے ریزرو کروائی گئی تھی۔ گاڑی مقررہ وقت سے کچھ بعد روانہ ہوئی اِس تمام عرصہ میں احبابِ جماعت بڑے نظم وضبط کے ساتھ بوگی کے سامنے کھڑے رہے۔ حضور تین مرتبہ دروازہ پر رونق افروز ہوئے اور تمام احباب کو ہاتھ ہلا کر سلام فرمایا جس کے جواب میں تمام احباب کے ہاتھ فضا میں اٹھے اور سلام اور دعائیہ فقرات بلند ہوئے پھر حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ روانگی سے قبل حضور کے ارشاد پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے احباب سے ذیل کی دعا بلند آواز سے دہرائی جو کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سفر کی واپسی پر پڑھا کرتے تھے۔

آئِبُوْنَ۔ تَائِبُوْنَ۔ حَامِدُوْنَ
لِرَبِّہِمْ سَاجِدُوْنَ۔

اس طرح احباب نے پُرسوز دعاؤں کے ساتھ اپنے محبوب امام کو الوداع کہا۔ حضور کو حیدرآباد تک الوداع کہنے کے لئے تقریباً دس خدام ہمراہ گئے۔

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں اب ڈاکٹروں نے جگر کا کینسر تشخیص کیا ہے ظاہر ہے کہ یہ بڑی تشویشناک بیماری ہے۔ مَیں جماعت کے بھائیوں اور بہنوں سے دعا کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار مصباح الدین
حال مقیم پشاور)

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بھیج درود اُس محسنؐ پر تو دن میں سو سو بار

(ملک رفیق احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

تمام فضیلتیں اور رحمتیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ہمیں حاصل ہوتی ہیں حضور سے محبت کرنے کے نتیجہ میں انسان ترقی کی منازل طے کر کے خدا تعالیٰ کا محبوب بندہ بن سکتا ہے۔ تمام روحانی برکات کو حاصل کرنے کا مؤثر اور مجرب طریق یہی ہے کہ انسان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام بھی ہے:۔

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹)

یعنی ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (آپ پر اللہ خاص رحمتیں نازل کرے اور آپ پر سلام بھیجے) سے حاصل ہوتی ہے۔ پس بہت ہی برکتوں والا ہے وہ۔ جس نے سکھایا اور جس نے پڑھا۔

درود کی فضیلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (احزاب)

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں (پس) اے مومنو! تم (بھی) اس پر درود بھیجا کرو۔ اور بہت خوبی سے اس پر سلام بھیجا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ الہام ہوا:۔

وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلصَّلٰوةُ هُوَ الْمُرَبِّيْ إِنِّيْ رَافِعُكَ إِلَيَّ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲)

یعنی نیک کاموں کی طرف راہنمائی کر اور برائی سے روک اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر درود بھیج۔ درود ہی تربیت کر کے ترقی اور کمال بخشنے والا ہے۔

درود شریف کی اہمیت

درود شریف کی کیا اہمیت ہے۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے جب ہم اپنی بیعت کی شرائط پر غور کرتے ہیں تو ہمیں تیسری شرط ان الفاظ میں لکھی ہوئی نظر آتی ہے۔

"سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ ورد بنائے گا۔"

یاد رکھنا چاہیئے درود شریف وہی بہتر ہے جو کہ ہم نماز میں پڑھتے ہیں اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلا ہے یعنی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

لیکن درود عادت یا رسم کے طور پر نہیں بھیجنا چاہیئے کیونکہ جو کچھ رسم اور عادت کے طور پر کیا جائے اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو کچھ بطور رسم اور عادت کیا جائے وہ کچھ چیز نہیں ہے اور نہ اس سے کچھ مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔۔۔۔ مثلاً درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبولؐ کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہاء تک کوئی ایسا فرد گذرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا ہے یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸)

درود شریف پڑھنے کی تاکید

احادیث میں بھی درود شریف پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص میرا نام سن کر مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ وہ رسوا اور ذلیل ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کے طور پر) فرمایا کہ جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ رُسوا اور ذلیل ہو۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے

درود شریف پڑھنے والے کا درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے حدیث کی کتاب نسائی میں ہے

إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنَنِيْ عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے بعض ایسے فرشتے ہیں۔ جو پھرتے رہتے ہیں۔ اور وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک بار مجھ پر درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالےٰ دس بار اپنی خاص رحمتیں نازل کرے گا (مسلم ابوداؤد، نسائی)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ابوداؤد میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

"حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تمہارے بہترین دن ہوتے ہیں ان میں سے ایک جمعہ کا دن ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اسی دن نفخ صور ہوگا۔ اور اسی میں صَعْقَہ (لوگوں کا بے ہوش اور حواس باختہ ہو جانا مصائب کی وجہ سے) ہوگا۔ اس لئے تم اس میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ کیونکہ تمہارا درود میرے پاس لایا جاتا ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حضور کہنا چاہیئے کہ ہم تو ان کا کچھ بدلہ نہیں دے سکتے تو ہی ان کا عوض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے۔ اور اسی کا اجر آپ کو عطا فرما یہی درود کا سبب ہے پس چاہیئے کہ اس کی کثرت اختیار کی جائے اور اس کے ذریعہ سے اپنی احسان مندی کو بہترین صورت میں ظاہر کیا جائے۔

(الفضل ۱۱ردسمبر ۱۹۲۵ء)

(باقی)

پرچے جلد واپس بھجوا دیں

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۱۴ راگست کو منعقد ہو چکے ہیں لیکن تا حال بہت کم مجالس کی طرف سے جوابی پرچہ جات واپس موصول ہوئے ہیں لہذا جملہ قائدین ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ جوابی پرچے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں نیز عملی حصہ کے فارم بھی مکمل کر کے پرچوں کے ہمراہ بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اپنے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

اپنے امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں بعض طلباء اور طالبات نے جن کی اطلاع دفتر ہذا کو موصول ہوئی ہے ا چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ لسٹ درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کی کامیابی کو آئندہ مزید کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۱۔ عزیز فضل الرحمان صاحب جمیل ابن عبدالرحمان صاحب دہلوی ربوہ ۔۔ ۲ــ
۱۔ عزیز اعجاز حبیب صاحب ابن ڈاکٹر حبیب الرحمٰن خانصاحب کراچی ۔۔ ۵۰ــ
۱۔ عزیزہ امۃ القدوس فرحت صاحبہ چک ۳۵/ج ب ضلع سرگودھا ۔۔ ۵ــ
۱۔ عزیز منصور احمد صاحب ناظم مشرقی افریقہ حال ربوہ ۔۔ ۱۰ــ
۱۔ عزیز مرزا لئیق احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ ۔۔ ۲۰ــ
۱۔ دختران مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا ۔۔ ۲۰ــ
۲۔ عزیزہ امۃ الرحیم صاحبہ بنت شیخ عبادالرحمٰن صاحب عابد لاہور ۔۔ ۱۰ــ
۲۔ عزیزہ صادقہ یوسف صاحبہ ربوہ ۔۔ ۱۰ــ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

گوشوارہ چندہ تحریک جدید بابت ۳۱/۷

سال رواں کے چندہ جات تحریک جدید کی وصولی فیصد بمقابلہ وعدہ جات ضلعوار دفتر داری کی بنیاد پر احباب و افراد حضرات کی توجہ خصوصی کے لئے ایک گوشوارہ درج ذیل ہے۔ سال رواں میں اب تقریباً دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ باقیماندہ چندہ کی وصولی کے لئے کام کی رفتار کو تیز سے تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داری بحقہ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نمبر شمار	نام ضلع / علاقہ	رقم وعدہ	وصولی فیصد
۱	ربوہ	۷۰۴۸۵	۴۳
۲	ضلع جھنگ	۷۶۸۱	۸۶
۳	״ سرگودھا	۲۶۲۳۰	۷۵
۴	״ لائل پور	۲۳۵۰۰	۵۹
۵	״ میانوالی	۱۷۳۶	۵۹
۶	״ سیالکوٹ	۲۷۲۶۷	۳۷
۷	״ شیخوپورہ	۱۹۸۵۲	۳۷
۸	״ لاہور	۵۸۹۱۸	۵۵
۹	״ گوجرانوالہ	۱۸۸۸۸	۶۲
۱۰	״ ایبٹ آباد ہزارہ	۳۷۰۹	۶۰
۱۱	״ پشاور	۱۲۵۵۴	۶۹
۱۲	״ مردان	۲۳۱۴	۵۵
۱۳	״ کوہاٹ	۱۷۱۵	۷۷
۱۴	״ بنوں	۸۱۵	۱۰۰
۱۵	״ ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۹۲۷	۸۲
۱۶	״ کیمبل پور	۹۸۰	۵۹
۱۷	״ راولپنڈی	۳۶۹۲۷	۴۹
۱۸	علاقہ آزاد کشمیر	۳۳۴۲	۹۰
۱۹	ضلع گجرات	۲۰۹۵۳	۵۹
۲۰	״ جہلم	۵۸۱۶	۴۳
۲۱	مشرقی پاکستان	۱۷۱۷۵	۷۶
۲۲	کراچی	۸۲۱۹۰	۵۰
۲۳	کوئٹہ	۱۴۲۹۲	۵۷
۲۴	حیدر آباد ڈویژن	۲۷۹۴۴	۳۴
۲۵	خیرپور ڈویژن	۱۲۱۷۷	۴۶
۲۶	ضلع ملتان	۱۴۸۶۸	۴۳
۲۷	ساہیوال	۱۳۸۷۴	۳۹
۲۸	مظفر گڑھ	۳۲۱۰	۲۲
۲۹	ڈیرہ غازیخان ضلع	۱۱۱۳	۴۴
۳۰	بہاولپور ڈویژن	۸۸۳۹	۵۳

نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکناف عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دیگی اُس سے زیادہ فریب خوردہ۔ اُس سے زیادہ احمق اور اُس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کے آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اسکے اسلام کے لئے حاضر ہے۔"

موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اس سے پہلے ہی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کریں تا ان کا انٹرویو کر کے جن کو مناسب سمجھا جائے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے داخل کر دیا جائے۔ اس غرض کے لئے بنیادی تعلیم کم از کم میٹرک ہونی ضروری ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

۲۰، ۲۱، ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۷ء

سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں ضروری ہدایات علیحدہ شائع کی جا رہی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ مجالس سے التماس ہے کہ ابھی سے اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔ کوئی ایک مجلس ایسی نہیں رہنی چاہیئے جس کی سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائندگی نہ ہو۔ قائدین مجالس اور عہدیداران جن پر خدام کی نگرانی کی ذمہ داری ہے ان کے لئے تو اجتماع میں شامل ہونا اشد ضروری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

طلباء جامعہ احمدیہ متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ کے جملہ طلباء کی آگاہی کے لئے یہ اعلان ہے کہ موسمی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ ۷ر ستمبر کو کھل رہا ہے۔ اور اس وقت جامعہ کھلتے ہی تمام طلباء کا حسب دستور ترجمہ قرآن۔ صرف اور نحو کا امتحان ہوگا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ہفتہ وصولی خدام الاحمدیہ یکم ستمبر ۶۷ء تا ۷ر ستمبر ۶۷ء

مجالس کی خدمت میں آمد کا نوماہی جائزہ ارسال کیا جا چکا ہے اس جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ نوماہ میں متعدد مجالس اپنے چندہ مجلس اجتماع و تعمیر ہال کی بقایا دار ہیں۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ لائحہ عمل کے مطابق یکم ستمبر ۶۷ء تا ۷ر ستمبر ۶۷ء ہفتہ وصولی منائیں اور اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا: میرا پوتا بوجہ سینہ کی تکلیف اور بخار سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (محمد عبداللہ ٹھیکیدار دارالیمن ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر معہ دلائل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان نیز سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

[redacted]

مسل نمبر ۱۸۹۰۵-

بشیرہ بیگم بیوہ سید مقبول حسین صاحب مرحوم۔ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مسکان محل ذریعہ کراچی نمبر ۱۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ (۱۰۰۰/-) تھا جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا تھا اور وہ فوت ہوگئے ہیں۔

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:-

(۱) جھمکی کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ

(۲) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن چار ماشے

مجموعی وزن ایک تولہ ۴ ماشے قیمت ۱۶۷/- روپے

(۳) میرا ایک مکان واقع مغل پورہ لاہور بنام کاشانہ مقبول ہے جو میری واحد ملکیت ہے اس کی قیمت اندازاً [illegible] ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی

(۴) میرے بیٹوں کی طرف سے مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط۔ شرط اوّل ۲۲/- روپے

الامتہ: بشیرہ بیگم

گواہ شد: سید محمود احمد ابن سید مقبول حسین مرحوم پسر موصیہ۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۹۰۶

خالدہ بشریٰ بنت ڈاکٹر عبدالرحمٰن رانجھا صاحب مرحوم قوم رانجھا پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۹۵۔ پاکستان کوارٹرز لارنس روڈ کراچی نمبر ۳۔ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ردسمبر ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ قیمت ۲۴۰/- روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میری کوئی جائداد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اوّل -/۱۲ روپے)

الامتہ: خالدہ بشریٰ

گواہ شد: عبد اللطیف ابن مولوی عبد المجید صاحب ۴۲ پاکستان کوارٹرز لارنس روڈ۔ کراچی

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۹۰۷

ولی محمد خان ولد چوہدری میراں بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن لگی نو ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۲) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت عارضی طور پر بطور امداد امین فیروز اینڈ کمپنی کراچی سے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ اس کے علاوہ میرے قبضہ میں ۶۹ ۱/۲ کنال ملکیتی رقبہ ہے جس میں کچھ رقبہ غیر آباد بھی ہے۔ جو کہ مقام لگی نو چک سوم ضلع جھنگ میں واقع ہے۔ موجودہ وقت میں اس کی قیمت اگر میں فروخت کرنی چاہوں تو مبلغ -/۸۷۰۰ روپے بکلیم بنتے ہیں۔ میرے قبضہ میں ایک رہائشی خام مکان واقع لگی نو ہے جس کے حقوق ملکیت مجھے ابھی حاصل نہیں ہوئے۔ اگر میری زندگی میں حقوق ملکیت مل گئے تو جو اس کی قیمت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (شرط اوّل -/۱ روپیہ)

العبد: ولی محمد خان ولد چوہدری میراں بخش قوم راجپوت ساکن لگی نو ضلع جھنگ

گواہ شد: عطا محمد امیر جماعت احمدیہ چک [illegible] ضلع لائل پور

گواہ شد: عبدالرحمٰن خان بلوچی [illegible] وصیت نمبر ۹۸۶۱ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول لگی نو ضلع جھنگ

مسل نمبر ۱۸۹۰۸

فاطمہ بیگم زوجہ ڈاکٹر قمر احمد قوم پٹھان تاریخ بیعت ۱۹۶۵ء ساکن نبی سر روڈ۔ ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ سات سو روپے جو بذمہ خاوند ہے۔

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے

طلائی گلوبند تین تولہ مالیتی	۳۷۵/-
طلائی کانٹے ایک تولہ مالیتی	۱۲۵/-
کل مالیت	۵۰۰/-

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے منظور کی جائے (شرط اوّل ۳/۵۰ روپے)

الامتہ: فاطمہ بیگم زوجہ ڈاکٹر قمر احمد۔ نبی سر روڈ

گواہ شد: رفیق احمد بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نبی سر روڈ

گواہ شد: ڈاکٹر قمر احمد خاوند موصیہ نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر

مسل نمبر ۱۸۹۰۹

صالحہ امۃ الحفیظ زوجہ رشید احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہے (۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

طلائی انگوٹھی وزن ایک تولہ مالیتی -/۱۲۵ روپیہ

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمدن کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اوّل -/۲ روپے)

الامتہ: صالحہ امۃ الحفیظ اہلیہ رشید احمد بھٹی نبی سر روڈ۔

گواہ شد: رشید احمد بھٹی خاوند موصیہ

گواہ شد: رفیق احمد بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر۔

احمدی مستورات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم خطاب

تعمیر مسجد ڈنمارک کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور نومسلم یورپین خواتین کا قابل قدر اخلاص

احمدی خواتین کو ہر لحاظ سے دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے

ربوہ ۲۶ اگست - آج آٹھ بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی مستورات کے ایک اجتماع سے جو قصر خلافت میں منعقد ہوا اہم خطاب فرمایا۔ اس اجتماع میں ربوہ کی احمدی مستورات کثیر تعداد میں شامل ہوئیں۔ علاوہ ازیں بیرونجات کے مختلف مقامات سے بھی بہت سی خواتین اس میں شریک ہوئیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جماعت احمدیہ کی مستورات اسلام کی خاطر مالی قربانیوں کا ایک مثالی نمونہ قائم کر رہی ہیں۔ چنانچہ انہی کے چندہ سے کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں ایک خوبصورت مسجد حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ وہ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرماتا اور اس کے اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔

حضور نے کوپن ہیگن کی مسجد نصرت جہاں کی تعمیر کے سلسلہ میں متعدد ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کی تعمیر اور پھر اس کے افتتاح کے موقع پر ہر مرحلہ میں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے نشان دکھائے۔ اس کا انجینئر ایک مسلمان میسر آگیا جس نے بڑے اخلاص کے ساتھ کام کیا جب اس کا افتتاح ہوا تو صبح سے لے کر رات کے ڈیڑھ بجے تک لوگ آ آ کر اسے دیکھتے رہے اور اس کی تصویر لیتے رہے۔ افتتاح کے دن اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رزاقیت کا یوں نظارہ دکھایا کہ سوا سو اشخاص کے لئے جو کھانا تیار کیا گیا تھا وہ کم و بیش تین صد نے کھایا اور پھر بھی بچ رہا۔

حضور نے اس امر پر بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا کہ وہاں پر جو لوگ بھی اسلام قبول کر رہے ہیں وہ اپنے ایمان و عرفان میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ وہاں کی نومسلم بہنیں اسلامی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہیں انہوں نے اپنے لئے کھانا تیار کرنے کا سارا کام اپنے ذمہ لے لیا تاکہ جماعت پر خرچ کا زیادہ بار نہ ہو۔ اور پھر اس خدمت کو انہوں نے بڑی ہی بشاشت اور اخلاص کے ساتھ نبھایا۔

حضور نے فرمایا آپ تصور بھی نہیں کر سکتیں کہ یورپ کی احمدی نومسلم خواتین وہاں کے نہایت گندے اور حیا سوز ماحول میں رہنے کے باوجود اسلامی اخلاق اور اسلامی عفت و حیا کا کتنا شاندار نمونہ پیش کر رہی ہیں جب کہ ہمارے ملک کی بعض عورتیں مغربی فضا سے متاثر ہو کر بے حیائی کی طرف مائل ہو رہی ہیں

آخر میں حضور نے اس امر پر زور دیا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی روحانی تربیت کا جو عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا ہے اس کا یہ تقاضا ہے کہ ہم قربانیوں میں اور اسلامی احکام پر عمل کرنے میں دوسرے ممالک کے لئے ہمیشہ ایک نمونہ بنے رہیں تاکہ کسی طرح سے بھی ہم دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے انعامات اور اس کی تائید و نصرت کے زیادہ سے زیادہ حق دار ٹھہریں۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ کوپن ہیگن کی مسجد کے لئے احمدی بہنوں نے جو قربانیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ نے بظاہر ان قربانیوں کو قبول فرما لیا ہے۔ مگر ہمیں ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے بظاہر اسے قبول کیا ہے اسی طرح حقیقت میں بھی اسے قبول فرمائے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے آمین۔

حضور کا یہ خطاب کم و بیش نصف گھنٹہ تک جاری رہا جسے خواتین نے گہرے انہماک سے سنا۔

ماہ ستمبر میں انصار اللہ کے اجتماعات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے لائحہ عمل میں ضلعی و علاقائی سطح پر انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات کا انعقاد بھی شامل ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے سال رواں میں متعدد مقامات پر انصار اللہ کے کامیاب اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مختلف مقامات پر انصار اللہ کے اجتماعات ماہ ستمبر میں منعقد ہو رہے ہیں یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس سال مشرقی پاکستان میں بھی پانچ مقامات پر انصار اللہ کے اجتماعات ہو رہے ہیں جن میں شمولیت کے لئے مرکز سے بھی ۲ بزرگ تشریف لے جا رہے ہیں۔

احباب سے گزارش ہے کہ معمولی معمولی حرجوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان قیمتی مواقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے اندر وہ شمع روشن کرنے کی کوشش کریں جس کے نور میں خدا کا وہ خدا نظر آئے دنیا کی پرسطوت و جبروت شان و شکوہ اور ٹھاٹھ باٹھ ہماری نظروں میں ہیچ ہو جائیں۔ ہمارا ہر عمل بھی محض خدا تعالیٰ کی خاطر ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

تاریخ	اجتماع	مقام	مرکزی نمائندگان / علماء کرام
۸-۹ ستمبر ۶۷ء	مجلس انصار اللہ ضلع تھرپارکر	کنری	مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب۔
۱۰-۱۱ ستمبر	کوئٹہ و قلات ڈویژنز	کوئٹہ	مولانا عبدالمالک خان صاحب
۱۲-۱۳ ستمبر	مشرقی پاکستان	چاٹگام	محترم قاضی محمد نذیر صاحب۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب۔
۱۴ ستمبر	مشرقی پاکستان	برہمن بڑیہ	" "
۱۶-۱۷ ستمبر	مجلس انصار اللہ ضلع خیرپور	گوٹھ غلام محمد	مولانا غلام احمد صاحب فرخ۔ قریشی عبدالرحمن صاحب
۱۷ ستمبر	مشرقی پاکستان	ڈھاکہ	محترم قاضی محمد نذیر صاحب۔ چوہدری شبیر احمد صاحب

تاریخ	اجتماع	مقام	مرکزی نمائندگان / علماء کرام
۲۰-۲۱ ستمبر ۶۷ء	مشرقی پاکستان	سندر بن	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب۔
۲۹ ستمبر	"	احمد نگر	" "
۲۳ ستمبر	مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ	حافظ آباد	مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔

نوٹ:- اور جہاں ضلع سرگودھا اور ضلع نواب شاہ کے اجتماعات کے لئے تاریخیں تجویز ہو کر دفتر میں پہنچ چکی ہیں۔ حضور کی منظوری کے بعد انشاء اللہ جلد الفضل میں اعلان کر دیا جائے گا۔ ایسے ناظمین اضلاع جنہوں نے ابھی تک اجتماع منعقد نہیں کروائے فوری طور پر متوجہ ہوں۔ اور اپنے ہاں انصار اللہ کے اجتماع کی تاریخیں تجویز کر کے منظوری کے لئے مرکز میں جلد بھجوائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ کیلئے تجاویز

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۷ء ہے۔ مجالس اس تاریخ تک تجاویز بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷